خلافتِ راشدہ

از

شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ

ناشر

المکتبۃ الاشرفیۃ

جامعہ اشرفیہ ○ فیروز پور روڈ ○ لاہور

قال تعالیٰ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ الآيات

اما بعد

ایں انتخاب لاجواب ولب لباب ازالۃ الخفاء مصنفہ عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ کہ در تحقیق مسئلہ خلافت راشدہ بر بسیط ارض نظیرے نہ دارد مسمی بہ

خلافت راشدہ

از

شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

ناشر

المكتبة الاشرفية

جامعہ اشرفیہ ۔ فیروز پور روڈ ۔ لاہور

صلحاء کو دین محمدی کی ترویج و تجدید کی وجہ سے جو مدارج و مراتب حاصل ہوئے وہ اپنی جگہ پر ہیں اور خلافت ان تمام مدارج اور مراتب کی جامع ہے جو علماء اور صلحاء اور امراء اور ملوک کو حاصل ہوئے۔

خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ خاص کے صفات کا بیان

اوپر جو کچھ بیان کیا وہ زیادہ تر مطلق نبی اور مطلق پیغمبر کے خلیفہ خاص سے متعلق تھا اب ہم خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ خاص کی صفات کو بیان کرنا چاہتے ہیں ——— ہمارے نبی اکرم و رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم، تمام انبیاء و رسل سے افضل تھے اور آپ کی شریعت کاملہ تمام شرائع الٰہیہ سے اکمل اور افضل تھی اور آپ کی کتاب تمام کتب سماویہ سے افضل تھی اور آپ کی بعثت عام اور دائم تھی۔ یعنی تمام عالم کے لئے تا قیامت آپ کی بعثت تھی اور آپ کی ذات بابرکات جامع الفضائل و الکمالات تھی اور آپ سے پہلے جس قدر حضرات انبیاء و مرسلین گزرے ان کو خاص خاص معجزات اور کرامتیں عطاء فرمائیں اور خاص خاص قوموں کی طرف ایک محدود زمانہ کے لئے ان کو مبعوث فرمایا۔

آپ سے پیشتر نبوت و رسالت کا ظہور مختلف صورتوں اور مختلف شکلوں میں ہوتا رہا۔

۱۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کی نبوت بصورت بادشاہت تھی تاکہ اس بے مثال اور خارق عادت بادشاہت کو دیکھ کر اس زمانہ کے بادشاہوں کی گردنیں

بارگاہ نبوت کے سامنے ختم ہو جاتیں۔

۲۔ اور حضرت زکریا علیہ السّلام کی نبوت بصورت حبریت عالمیت تھی یعنی وہ بنی اسرائیل کے سب سے بڑے حَبر اور عالم تھے جو ان کو اپنے علوم اور معارف اور مواعظ طیبہ سے سیراب فرماتے تھے۔

۳۔ اور حضرت یونس اور حضرت یحیٰ علیہما السلام کی نبوت بصورت زہد و عبادت تھی دونوں بزرگ عابد و زاہد نبی تھے۔

۴۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی نبوت و رسالت بصورت اصلاح و تربیت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو توریت جیسی روشن کتاب دے کر بھیجا تاکہ بنی اسرائیل کی اصلاح اور تربیت اور اُن کی دینی اور دنیوی عزت و رفعت کا سبب بنے اور بنی اسرائیل کی دشمن قوم یعنی فرعون اور قبطی ذلیل اور مقہور ہوں اور بنی اسرائیل ان کے تخت و تاج کے وارث بنیں اور سحر اور معجزہ کا فرق واضح ہو جائے۔

۵۔ اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نبوت و رسالت بصورت طب و حکمت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو احیاء موتیٰ اور ابراء اکمہ و ابرص کا اعجاز عطا فرمایا جس کو دیکھ کر فلاسفہ اور اطباء دنگ اور حیران رہ گئے۔

صد ہزار طب جالینوس بود   پیش عیسیٰ و دمش افسوس بود

بہر حال نبوت جس وقت بھی جس صورت میں نمودار ہوئی ہر صورت میں اللہ تعالیٰ نے اُن حضرات کو عزت وجاہت اور غلبہ عطا فرمایا اور اُمت کو انقیاد اور اطاعت

کی توفیق عطا فرمائی۔

حضرات انبیاء کرام کا یہ غلبہ اور عزت و جاہت اور قوم کا انقیاد بمنزلہ بدن انسانی کے تھا۔ اور اس کے اندر جو عنایت الٰہیہ اور سرِ غیبی مستور تھی وہ بمنزلہ نفس ناطقہ کے اندر ہی اندر کار فرما تھی وہ نبوت کی روح تھی اور آیہ کریمہ انا فتحنا لك فتحا مبینا لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر میں اسی روح نبوت کی طرف اشارہ ہے بدن میں جو حرکت نظر آتی ہے وہ روح، کا اثر ہے مگر وہ نظروں سے پوشیدہ ہے ؎

با ہمہ شیراں و بے شیر علم　　جنبش از باد باشد دمبدم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ افضل الرسل اور خاتم الانبیاء تھے۔ اس لئے من جانب اللہ آپ کی نبوت ان تمام صورتوں کی جامع ہوئی یعنی بادشاہت اور حربیت اور علم و حکمت اور زہد اور عبادت اور فقیری اور درویشی آپ کی نبوت ان سب کی جامع تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ابتداء علم اور حکمت اور فقر اور درویشی اور زہد اور عبادت سے ہوئی جیسا کہ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلون علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال میں اسی طرف اشارہ ہے، چنانچہ حضور پُر نور نے بعثت کے بعد اہل مکہ کو توحید اور رسالت کی دعوت دی چند لوگ آپ کے پیرو ہو گئے اور پھر اسی طرح سے ترقی ہوتی گئی اور دن بدن آفتاب نبوت کی روشنی اطراف اور جوانب میں،

پھیلنے لگی اور روز بروز حق کے قبول کرنے والے بڑھنے لگے یہاں تک کہ آپ
کی نبوت ایک رئیس شہر کی صورت میں نمودار ہوئی بعدازاں آپ کو ہجرت کرنے
کا حکم ہوا، چنانچہ آپ نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی، مدینہ طیبہ اور اس کے اطراف
وجوانب کے لوگ اسلام میں داخل ہو گئے اور اسی طرح اسلام کی جمعیت بڑھتی
گئی یہاں تک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور قبائل عرب جوق درجوق اسلام میں داخل ہونے
لگے اور وعدۂ الٰہی اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون
فی دین اللہ افواجا ـــــ کا ظہور ہوا فتح مکہ میں دس ہزار صحابہ
آپ کے ہم رکاب تھے اس کے بعد آپ نے غزوۂ تبوک کا ارادہ فرمایا، تو
ایک روایت میں ہے کہ چالیس ہزار شخص اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار
اشخاص آپ کے ہم رکاب تھے اور ایک سال بعد حجۃ الوداع میں ایک لاکھ چوبیس
ہزار اشخاص آپ کے ہم رکاب تھے۔ اس وقت یمن، تہامہ، نجد اور نواحی شام،
آپ کے دست تصرف میں تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان
مقامات اور شہروں میں زکوٰۃ اور جزیہ وصول کرنے کے لئے عامل مقرر تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات سراپا خیرات و برکات میں مدینہ طیبہ ایک دارالسلطنت کی،
صورت میں تھا اور آپ کی نبوت بشکل بادشاہت تھی شیرخوار بچہ کی طرح یہ اسلام کی ابتدا
کی حالت تھی مگر لحظہ بلحظہ ترقی پر تھی ترقی کے مدارج ابھی پورے نہ ہوتے تھے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عالم سے رحلت فرمائی اور وہ درجہ جو ترقی کا ابھی باقی تھا وہ